احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کے لئے

جمعرات 26 اگست 2004ء

روزنامہ

ٹیلی فون نمبر 213029 C.P.L 29

الفضل

ایڈیٹر: عبدالسمیع خان

Web:http://www.alfazal.com
Email:editoralfazl@hotmail.com

جمعرات 26 اگست 2004ء 9 رجب 1425 ہجری - 26 ظہور 1383 ہش جلد 54-89 نمبر 191

دلاسا دیا

حضرت صفیہؓ آنحضرت ﷺ کے ساتھ سفر میں تھیں کہ ان کا اونٹ بیٹھ گیا تو وہ سب سے پیچھے رہ گئیں اور زار و قطار رونا شروع کر دیا۔ رسول اللہؐ نے اپنی چادر اور دست مبارک سے خود ان کے آنسو پونچھے اور دلاسا دیا۔

(زرقانی جلد 3 صفحہ:296)

بیوت الحمد منصوبہ میں مالی قربانی

بیوت الحمد منصوبہ کے تحت بیوگان اور مستحقین کو حسب ضرورت رہائش کی سہولت فراہم کی جاتی ہے۔ ہر قسم کی سہولیات سے آراستہ بیوت الحمد کالونی میں 100 کوارٹرز تعمیر ہو چکے ہیں۔ اسی طرح ساڑھے پانچ صد سے زائد احباب کو ان کے اپنے گھروں میں جزوی توسیع کیلئے لاکھوں روپے کی امداد دی جا چکی ہے اور یہ سلسلہ جاری ہے۔ احباب جماعت اس بابرکت تحریک میں زیادہ سے زیادہ مالی قربانی پیش فرمائیں۔ ایک مکان کے پورے اخراجات سے لے کر حسب استطاعت آپ جو بھی مالی قربانی پیش فرمائیں مقامی جماعت کے نظام کے تحت یا براہ راست مد بیوت الحمد خزانہ صدر انجمن احمدیہ میں ارسال فرما کر عنداللہ ماجور ہوں۔

(صدر بیوت الحمد منصوبہ)

نمایاں کامیابی

مکرمہ ناصرہ لئیق صاحبہ لیکچرار اکنامکس اہلیہ مکرم لئیق احمد خاں صاحب زعیم انصاراللہ گوجر خان ضلع راولپنڈی لکھتی ہیں۔ مکرمہ قدسیہ مشتاق صاحبہ بنت مکرم ڈاکٹر مشتاق احمد سحر صاحب نے امسال میٹرک کے امتحان میں 736/850 نمبر لے کر تحصیل گوجر خان ضلع راولپنڈی میں لڑکوں اور لڑکیوں میں اول پوزیشن حاصل کی ہے۔ احباب سے دعا کی درخواست ہے کہ خدا تعالیٰ مزید کامیابیوں سے نوازے۔ آمین

ضرورت برائے لیب اسسٹنٹ

نصرت جہاں اکیڈمی انٹر کالج کی کیمسٹری لیب کیلئے لیب اسسٹنٹ کی فوری ضرورت ہے۔ خواہشمند حضرات اپنی درخواستیں بنام چیئرمین ناصر فاؤنڈیشن لکھ کر خاکسار کو مورخہ 28 اگست 2004ء تک بھجوا دیں۔ انٹرویو 29 اگست 2004ء بروز اتوار صبح 9:00 بجے ہوگا۔

تعلیمی قابلیت: کم از کم F.Sc فرسٹ ڈویژن اور B.Sc سیکنڈ ڈویژن فزکس اور کیمسٹری مضمون کے ساتھ ضروری ہے۔

(پرنسپل نصرت جہاں اکیڈمی ربوہ)

(2) سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ کا دورہ جرمنی

جلسہ سالانہ جرمنی کے موقع پر مستورات سے خطاب اور اجتماعی ملاقاتیں

رپورٹ: مکرم عبدالماجد طاہر صاحب

21 اگست 2004ء

بروز ہفتہ

صبح ساڑھے پانچ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے جلسہ گاہ میں تشریف لا کر نماز فجر پڑھائی۔ بارہ بجے حضور انور لجنہ سے خطاب کے لئے تشریف لائے۔ اس سے قبل حضور انور مختلف دفتری امور کی انجام دہی میں مصروف رہے اور ڈاک بھی ملاحظہ فرمائی۔ جب بارہ بجے حضور انور لجنہ کے جلسہ گاہ میں تشریف لائے تو خواتین نے نعرہ ہائے تکبیر بلند کر کے حضور انور کا استقبال کیا۔ کارروائی کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا۔ تلاوت اور نظم کے بعد حضور انور نے خطاب فرمایا۔ لجنہ کے جلسہ گاہ سے یہ خطاب مردانہ جلسہ گاہ میں بھی سنا گیا اور MTA پر LIVE نشر ہوا۔

حضور انور نے تشہد، تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد سورۃ حشر کی آیت نمبر 19 کی تلاوت فرمائی۔

حضور نے فرمایا کہ قوموں کی ترقی کا انحصار عورتوں کے اعلیٰ معیار پر ہوتا ہے۔ اسی لئے دین نے عورت کو نہایت اعلیٰ مقام عطا فرمایا ہے کیونکہ عورتوں کی اچھی تربیت کے نتیجہ میں ہی ہماری اگلی نسلوں کی حفاظت ہو سکتی ہے۔

اس ضمن میں حضور نے سب سے پہلے تو یہ توجہ دلائی کہ عورتوں کے بارے میں جلد بازی میں کوئی فیصلہ نہیں کرنا چاہئے۔ حالات کا تفصیل سے اور گہرائی سے جائزہ لے کر کسی نتیجہ تک پہنچنا چاہئے۔ پھر حضور نے عورت کے مقام کے متعلق بتایا کہ اللہ نے ماں کے قدموں تلے جنت رکھ دی ہے اور اس لئے مردوں کو نہیں چاہئے کہ ذرا ذرا سی بات پر عورتوں کے ساتھ سختی شروع کر دیں یا تلخی سے پیش آئیں۔ اس کے نتیجہ میں ہو سکتا ہے ان کی نسلیں ان کے ہی خلاف ہو جائیں کیونکہ بچوں کو اپنی ماؤں کے ساتھ غیر معمولی تعلق ہوتا ہے۔ اس لئے مردوں کو چاہئے کہ اپنے اوپر پوری طرح کنٹرول رکھا کریں اور عورت کے جذبات اور حقوق کا پوری طرح خیال رکھا کریں۔ اسی سلسلہ میں حضور نے مزید فرمایا کہ میاں بیوی ایک دوسرے کے راز دار ہوتے ہیں۔ پس انہیں چاہئے کہ باہمی اعتماد کو ٹھیس نہ پہنچے۔ اسی صورت میں اگلی نسل صحیح طور پر پروان چڑھ سکتی ہے کہ وہ اپنے گھر میں بہترین ماحول پائے۔ یہی وجہ ہے کہ خطبہ نکاح میں سورہ حشر کی یہ آیت بھی شامل کی گئی ہے جس میں اپنے مستقبل کا خیال رکھنے اور تقویٰ اختیار کرنے کی بار بار نصیحت فرمائی گئی ہے۔

حضور نے مالی قربانیوں خصوصاً زکوٰۃ کی طرف خواتین کو توجہ دلائی اور اس ضمن میں حضور نے خواتین کی قائم کی ہوئی اعلیٰ مثالوں کا بھی مختصراً تذکرہ فرمایا اور تاریخ احمدیت میں محفوظ خواتین کی مالی قربانیوں پر مشتمل ان جذباتی واقعات کی طرف اشارہ کیا جن میں یہ ذکر ہے کہ بعض غریب خواتین جن کے پاس اپنی پالتو مرغیوں کے سوا کچھ نہ ہوتا، وہ ان کے انڈے ہی لے کر حضور کی خدمت میں پہنچ جاتیں۔ حضور نے وضاحت فرمائی کہ مالی قربانی کی نہایت شاندار مثالیں آج بھی خواتین قائم کر رہی ہیں اور کتنی ہی بار دیکھنے میں آیا ہے کہ خواتین نے اپنا سارا سارا زیور اتار کر چندہ میں دے دیا۔ حضور نے لجنہ جرمنی کی طرف سے برلن میں تعمیر ہونے والی بیت الذکر کے منصوبہ کا ذکر بھی فرمایا۔

خطاب کے آخر پر حضور نے نصیحت فرمائی کہ اللہ کی حفاظت میں آ جائیں اور اس کے لئے تقویٰ کے معیار کو بلند کریں اور یاد رکھیں کہ اللہ نے فرمایا ہے کہ جو اللہ کا تقویٰ اختیار کرتا ہے اللہ اس کے لئے ہر قسم کی مشکلات سے نکلنے کے سامان بھی کرتا ہے اور اسے ایسے طور پر رزق عطا فرماتا ہے کہ اس کے وہم و گمان میں بھی نہیں ہوتا۔ اور اللہ صالح لوگوں کا متولی ہوتا ہے۔ اس کے لئے آپ کو احکام دین کی پابندی کرنی ہوگی، نمازوں میں باقاعدگی اختیار کریں، گلے شکوے کی عادت سے بچیں اور یاد رکھیں کہ اگر مائیں اپنے آپ کو سنبھال لیں تو اگلی نسلوں کی کوئی فکر نہیں۔

آخر پر حضور نے دعا کی کہ اللہ آپ کو ایک احمدی عورت کی حیثیت سے اپنی ذمہ داریاں پوری کرنے کی توفیق بخشے۔ آمین

ساڑھے چھ بجے حضور انور ملاقاتوں کے لئے اپنے دفتر تشریف لائے۔ اور مرد حضرات کو اجتماعی ملاقات کا شرف بخشا۔ دو ہزار سے زائد احباب نے حضور انور سے ملاقات کی سعادت حاصل کی۔ اور ان میں سے ہر ایک کو حضور انور نے شرف مصافحہ بخشا۔ بچوں کو چاکلیٹ اور قلم بھی عطا فرمائے۔ ملاقات کا یہ سلسلہ ساڑھے آٹھ بجے تک جاری رہا۔

آٹھ بجکر پچاس منٹ پر حضور انور نے مغرب اور عشاء کی نمازیں جمع کر کے پڑھائیں۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔

میاں محمد صدیق بانی گولڈ میڈل وانعامی سکالرشپ 2004

مکرم محمد صدیق بانی (مرحوم) کی طرف سے ہر سال مندرجہ ذیل امتحانات میں پاکستان بھر میں اول پوزیشن حاصل کرنے والے احمدی طالب علم اور طالبہ کو مندرجہ ذیل تفصیل کے ساتھ انعامات دیئے جاتے ہیں۔

1۔ انٹرمیڈیٹ

☆ پری میڈیکل گروپ ☆ پری انجینئرنگ گروپ

☆ جنرل گروپ (پری میڈیکل اور پری انجینئرنگ کے علاوہ باقی تمام کمبینیشنز)

2۔ میٹرک

☆ سائنس گروپ ☆ جنرل سائنس گروپ

انٹرمیڈیٹ کے مندرجہ بالا تینوں اور میٹرک کے دونوں شعبہ جات میں جو احمدی طلباء اور طالبات پاکستان بھر کے احمدی طلبہ سے سب سے زیادہ نمبر حاصل کریں گے خواہ ان کی بورڈ میں کوئی پوزیشن ہو یا نہ ہو اور ان کا تعلق پنجاب، سندھ، بلوچستان، سرحد یا آزاد کشمیر کے کسی بھی بورڈ سے ہو۔ اگر وہ قواعد پر پورے اترتے ہوں تو انعامی مقابلہ میں شامل ہو سکتے ہیں۔ انٹرمیڈیٹ کے تینوں گروپس میں جو طلبہ سب سے زیادہ نمبر حاصل کریں گے وہ مبلغ پچیس پچیس ہزار روپے انعامی سکالر شپ اور گولڈ میڈل کے حقدار قرار پائیں گے۔ اسی طرح میٹرک کے دونوں گروپس میں جو طلبہ سب سے زیادہ نمبر حاصل کریں گے وہ مبلغ دس دس ہزار روپے انعامی سکالرشپ کے حقدار قرار پائیں گے۔

قواعد وضوابط

☆ یہ اعلان میٹرک اور انٹرمیڈیٹ کے اپریل 2004ء میں ہونے والے سالانہ امتحان کیلئے ہے (اس سے پہلے کا کوئی کیس اس سکیم میں شامل نہ ہو سکے گا۔ واضح ہو کہ 2003ء تک پوزیشن حاصل کرنے والے طلبہ کو یہ انعامات دیئے جا چکے ہیں۔)

☆ اس سکیم کا اطلاق صرف پہلے سالانہ امتحان پر ہوگا۔

☆ جزوی امتحان (By Parts) یا ڈویژن بہتر کرنے والے طلبہ اس مقابلہ میں شامل ہونے کے اہل نہ ہونگے۔

☆ طلباء و طالبات کے لئے الگ الگ معیار نہیں ہیں بلکہ اپنے شعبہ میں جو بھی سب سے زیادہ نمبر حاصل کرے گا وہ انعام کا مستحق قرار پائے گا۔

☆ انٹرمیڈیٹ کے سالانہ امتحان 2004ء میں 800 یا اس سے زائد نمبر اور میٹرک کے سالانہ امتحان 2004ء میں جنرل گروپ 700/850 یا اس سے زائد نمبر اور سائنس گروپ 750/850 نمبر یا اس سے زائد نمبر حاصل کرنے والے طلباء و طالبات درخواست دینے کے اہل ہونگے۔

درخواست دینے کا طریقہ کار:

☆ سادہ کاغذ پر بنام ناظر تعلیم صدر انجمن احمدیہ ربوہ درخواست بھجوانا ہوگی۔

☆ درخواست کے ساتھ متعلقہ امتحان انٹرمیڈیٹ اور میٹرک کی سند یا مارک شیٹ کی فوٹو کاپی لازمی ہوگی۔

☆ اسی طرح درخواست اور سند یا مارک شیٹ کی فوٹو کاپی پر بھی مکرم امیر صاحب جماعت/امیر صاحب ضلع کی تصدیق لازمی ہے۔ تصدیق کے بغیر کوئی درخواست زیر غور نہ لائی جائے گی۔

☆ انعام کے حقدار طلبہ کو ان کی درخواست پر مندرج ایڈریس پر اطلاع کردی جائے گی۔

☆ درخواست جمع کروانے کی آخری تاریخ 31 دسمبر 2004ء مقرر ہے۔ اس کے بعد آنے والی کوئی درخواست زیر غور نہ لائی جائے گی۔

(نظارت تعلیم)

اطلاعات و اعلانات

نوٹ: اعلانات صدر/امیر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔

سانحہ ارتحال

مکرم سجاد احمد صاحب مربی سلسلہ نظارت اشاعت صدر انجمن احمدیہ ربوہ لکھتے ہیں کہ خاکسار کے والد مکرم محمد اعظم خان صاحب مورخہ 12/اگست 2004ء کو کراچی میں بعمر 76 سال بقضائے الٰہی وفات پاگئے۔ مرحوم موصی تھے۔ آپ کی نماز جنازہ بروز جمعہ بعد نماز مغرب بیت مبارک میں مکرم چوہدری مبارک مصلح الدین احمد صاحب وکیل التعلیم تحریک جدید نے پڑھائی۔ بہشتی مقبرہ میں تدفین کے بعد محترم صاحبزادہ مرزا خورشید احمد صاحب ناظر اعلیٰ وامیر مقامی نے دعا کروائی۔ لواحقین میں مرحوم نے چار بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔ جملہ احباب سے مرحوم کی مغفرت اور بلندی درجات کیلئے اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا ہونے کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

نادار اور غریب طلباء کی امداد سے اللہ کے فضل کا حصول

جماعت احمدیہ کو خدا تعالیٰ کے فضل سے یہ اعزاز حاصل ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کی رضا اور خوشنودی حاصل کرنے کے لئے چھوٹی سے چھوٹی نیکی کا موقع بھی ضائع نہیں ہونے دیتی۔ جہاں یہ ایک عظیم نیکی ہے۔ وہاں قرآن کریم اور آنحضور ﷺ کا فرمان بھی ہے۔ کہ ہر مرد و عورت کے لئے علم کا حصول لازمی ہے۔ اور خدا کے فضل سے جماعت احمدیہ ایک ایسی جماعت ہے جو پڑھے لکھے افراد کی جماعت شمار ہوتی ہے۔ اور اس جماعت میں ایسے افراد بھی ہیں جو اپنے بچوں کو تعلیم کے زیور سے آراستہ نہیں کرسکتے۔ ایسے نادار مستحق اور غریب طلباء کے لئے صدر انجمن احمدیہ ربوہ میں ایک شعبہ (امداد طلبہ) قائم ہے۔ یہ شعبہ خالصتہً افراد جماعت کی طرف سے عطیات کے ذریعے کام کرتا ہے۔ اس لئے احباب جماعت سے درخواست ہے کہ اس کار خیر میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیں اور نادار اور غریب طلبہ کی تعلیم کے لئے اس فنڈ میں رقوم بھجوائیں تا کہ کوئی طالب علم تعلیم کے زیور سے محروم نہ رہ سکے۔ اللہ تعالیٰ آپ کے خلوص میں بہت زیادہ برکت دے آمین۔ یہ عطیات براہ راست نگران امداد طلباء (نظارت تعلیم) یا خزانہ صدر انجمن احمدیہ بمد امداد طلباء بھجوائے جاسکتے ہیں۔

(نظارت تعلیم)

سانحہ ارتحال

مکرم عزیز الرحمٰن صاحب بٹ ناظم وقار عمل ضلع فیصل آباد اعلان کرواتے ہیں کہ ان کی والدہ مکرمہ غلام فاطمہ صاحبہ زوجہ مکرم عبدالرحمٰن بٹ صاحب مورخہ 12/اگست 2004ء کو 68 سال کی عمر میں سمن آباد فیصل آباد میں انتقال کرگئیں۔ ان کی نماز جنازہ مکرم بشیر حسین تنویر صاحب نے حلقہ سمن آباد فیصل آباد میں پڑھائی بعد میں کوکھووال فیصل آباد قبرستان میں تدفین ہوئی اور مکرم بشیر احمد صاحب نے دعا کروائی۔ مرحومہ نے اپنی آنکھوں کی وصیت کی ہوئی تھی۔ نور آئی ڈونرز ایسوسی ایشن فیصل آباد برانچ نے ان کے کارنیا حاصل کئے اور مرکزی دفتر ربوہ کو بجھوائے، مرحومہ کے بلندی درجات اور لواحقین کو صبر جمیل کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

درخواست دعا

مکرم ظہیر احمد بٹ صاحب نائب قائد مجلس دارالفضل فیصل آباد شہر لکھتے ہیں۔ خاکسار کی والدہ مکرمہ بشریٰ اسلم صاحبہ زوجہ مکرم محمد اسلم بٹ صاحب کچھ عرصہ سے کمر میں زخم آجانے کی وجہ سے علیل ہیں اور ابھی تک افاقہ نہیں ہے۔ تمام احباب جماعت سے شفاء کاملہ وعاجلہ کیلئے درخواست دعا ہے۔

مکرم بشیر احمد صاحب زاہد (زاہد کلاتھ ہاؤس) اطلاع دیتے ہیں کہ میری پوتی عزیزہ یاسمین (عرف گڑیا) بعمر 12 سال بنت مکرم سلیم احمد زاہد صاحب آف دوبئی آجکل اپنے ننھیال سری لنکا گئی ہوئی ہے اس کا خون نہیں بن رہا اس وجہ سے شدید بیمار ہے احباب دعا کریں اللہ تعالیٰ معجزانہ شفاء عطا فرمائے۔

نکاح

مکرم وقاص احمد صاحب کارکن دفتر وصیت صدر انجمن احمدیہ ربوہ لکھتے ہیں۔ خاکسار کی عزیزہ مکرمہ رخشندہ جاوید صاحبہ بنت مکرم رحمت علی جاوید صاحب جرمنی کا نکاح ہمراہ مکرم شیراز ملک صاحب ابن مکرم ملک ممتاز احمد صاحب جو کہ حال مقیم امریکہ مورخہ 22 جولائی 2004ء بروز جمعرات مکرم حافظ مظفر احمد صاحب ایڈیشنل ناظر اصلاح وارشاد نے سات ہزار یو ایس ڈالر زحق مہر پر پڑھا۔ مکرمہ رخشندہ جاوید صاحبہ مکرم مولوی محمد عبداللہ صاحب کی نواسی ہیں۔ اسی طرح مکرم شیراز ملک صاحب حکیم عبیداللہ رانجھا صاحب کے نواسے ہیں۔ اللہ تعالیٰ یہ رشتہ جانبین کیلئے ہر لحاظ سے بابرکت فرمائے۔

پبلشر آغا سیف اللہ' پرنٹر سلطان احمد ڈوگر مطبع ضیاء الاسلام پریس مقام اشاعت دارالنصر غربی چناب نگر (ربوہ) قیمت تین روپے پچاس پیسے

1904ء میں حضرت مسیح موعود کا سفرِ لاہور۔ حضور نے چار اہم لیکچر ارشاد فرمائے

محترم مولانا دوست محمد صاحب شاہد مؤرخ احمدیت

حضرت اقدس مسیح موعود جنوری 1903ء میں سفر جہلم سے واپس تشریف لا رہے تھے تو حضور نے ایک روز لاہور میں قیام فرمایا۔ رات کے وقت جب کہ بہت سے حاضرین زیارت کے لئے جمع تھے۔ حضرت اقدس نے ایک نہایت ہی مؤثر تقریر کے دوران میں خود ہی اس خواہش کا اظہار فرمایا کہ ہمارا ارادہ ہے کہ کسی وقت لاہور میں چندروز ٹھہر کر اتمام حجت کریں اور نیز جو جو بدگمانیاں لوگوں نے ہماری نسبت عوام الناس کے دلوں میں بٹھا رکھی ہیں ان کے دور کرنے کے لئے کوشش کی جائے۔

اسی ارادہ کی تکمیل کے لئے حضور نے پہلے آخر مارچ 1904ء میں لاہور جانے کا فیصلہ کیا مگر اسے شدید مصروفیت کے باعث ملتوی کرنا پڑا۔ پھر حضور نے 2 راگست 1904ء کو (جبکہ مقدمات گورداسپور زوروں پر تھے) سفر لاہور اختیار فرمایا۔ حضور بذریعہ ٹرین گورداسپور سے مع اہل خانہ روانہ ہوئے بٹالہ اور امرتسر میں بعض احباب نے معیت اختیار کی۔ امرتسر اسٹیشن پر احمدی دوست اور دوسرے معززین کثیر تعداد میں زیارت و ملاقات سے مشرف ہونے کے لئے حاضر تھے۔ گاڑی دو بجے کے قریب لاہور پہنچی۔ پلیٹ فارم پر حضور کی زیارت کے لئے کثرت سے لوگ موجود تھے اور تل دھرنے کی جگہ نہیں ملتی تھی۔ سب سے اول حضور کے اہل خانہ کو گاڑیوں میں سوار کر کے حکیم نور محمد صاحب مالک کارخانہ ہمدم صحت کے زیر اہتمام قیام گاہ تک پہنچایا گیا۔ بعد ازاں حضرت مسیح موعود اور آپ کے دیگر مقتدر احباب گاڑیوں میں سوار ہوئے۔ حضور کی گاڑی بہت آہستہ آہستہ چلتی تھی تا ان لوگوں کو جو حسن عقیدت کی وجہ سے پا پیادہ ہمراہ آ رہے تھے تکلیف نہ ہو۔ حضور کے قیام کے لئے اس دفعہ میاں معراج الدین صاحب عمر احمدی رئیس کا مکان واقع بیرون دہلی گیٹ تجویز ہوا۔ باقی مہمانوں کے لئے میاں چراغ الدین صاحب رئیس کی ''مبارک منزل'' آراستہ کی گئی جہاں حضور نے سفر جہلم کے دوران قیام فرمایا تھا۔

حضور کے یہاں پہنچنے کے تین دن بعد حضرت مولوی نورالدین صاحب اور مولوی عبدالکریم صاحب حضور کے ارشاد کے تحت لاہور تشریف لے گئے اور اس سے اگلے دن نواب محمد علی خان صاحب بھی ایک جماعت کے ساتھ لاہور پہنچ گئے۔ چند دنوں میں زائرین کافی تعداد میں پہنچ گئے۔ لاہور میں حضور نے اتمام حجت کی غرض سے چار عظیم الشان لیکچر دیئے۔

پہلا لیکچر

پہلا لیکچر 21 راگست 1904ء کو دیا۔ حضور ظہر کے وقت تشریف لائے اور نماز باجماعت ادا کرنے کے بعد احباب کی درخواست پر ایک کرسی پر رونق افروز ہوئے۔ اس کے بعد آپ نے اصلاح نفس، مذہب کی غرض، وحدت جمہوری اور اپنے دعویٰ مسیحیت و مہدویت پر نہایت ہی بصیرت افروز روشنی ڈالی۔ اس موقعہ پر وزیر آباد کے ایک متعصب مولوی صاحب نے بیجا مداخلت کی اور بیجا کلام کر کے مباحثہ کی طرح ڈالنے کی کوشش کی مگر حضور اول تو اسے نہایت حلیمی سے سمجھاتے رہے لیکن جب معلوم ہوا کہ اس کی غرض رفع شکوک وشبہات نہیں صرف مناظرے کا اکھاڑہ قائم کرنا ہے تو فرمایا کہ مباحثہ کا دروازہ تو ہم بند کر چکے ہیں اب اس میں پڑنا پسند نہیں کرتے۔ اس سلسلہ میں حضور نے مولوی صاحب مذکور کے بعض اعتراضات کا مفصل جواب دیا اور جماعت کو تقویٰ اختیار کرنے کی تلقین فرمائی اور دعا پر یہ تقریب ختم ہوئی۔

دوسرا لیکچر

دوسرا لیکچر حضور نے 28 راگست 1904ء کو صبح بوقت سات بجے دیا۔ ڈیڑھ ہزار سے زیادہ افراد حضور کے اس خطاب سے مستفید ہوئے۔ اس لیکچر میں حضور نے نہایت لطیف انداز میں حاضرین کو توبہ کی طرف توجہ دلاتے ہوئے اپنے دعویٰ کے زبردست دلائل پیش فرمائے۔

''پیسہ اخبار'' لاہور نے (30 راگست 1904ء کو) اس لیکچر کی تفصیلات بیان کرتے ہوئے لکھا۔

''اس تقریر کے وقت کوئی ڈیڑھ ہزار سے زائد آدمی موجود تھا۔ پولیس کا انتظام قابل تعریف تھا۔ آخر مرزا صاحب کے مریدوں اور دوسرے لوگوں نے مصافحہ شروع کیا۔ قریباً ڈیڑھ گھنٹہ تک یہ لوگ مصافحہ کرتے رہے۔ بعض لوگ ان ملاقاتیوں سے کسی قدر سختی سے پیش آنے لگے تو مرزا صاحب نے فرمایا دیکھو مجھے خدا تعالیٰ نے ایسے وقت میں جب کہ کوئی آدمی میرے ساتھ نہ تھا اس زمانہ کی خبر دی تھی کہ کثرت سے لوگ تیرے پاس آئیں گے تو ان سے تحکیومت اور ان سے بداخلاقی سے مت پیش آنا۔ پس میں اجازت نہیں دیتا کہ ایسا کیا جائے۔ جو آگے آنا چاہتے ہوں آنے دو کسی کو جھڑکو مت اور روکو نہیں۔ یہ معصیت ہوگی۔ پھر آپ مریدوں کے ایک لمبے حلقہ میں تشریف لے گئے ......مرزا صاحب کے مریدین اس وقت لاہور میں پانچ چھ سو کے قریب جمع ہیں اور لاہور کی جماعت احمدیہ ان سب مہمانوں کی مہمانداری کر رہی ہے۔ یہ اخوت، ہمدردی اور جوش ایثار سنجیدہ پبلک کی توجہ کے قابل ہے۔''

تیسرا لیکچر

2 ستمبر کو جمعہ تھا۔ خطبہ جمعہ حضرت مولوی نورالدین صاحب نے پڑھا۔ نماز جمعہ کے بعد حضرت اقدس زائرین اور مشتاقان زیارت کے اصرار و خواہش پر اجلاس فرما ہوئے۔ حاضرین میں سے ہر ایک دوسرے سے پہلے آگے بڑھنا چاہتا تھا۔ ان کے بڑھے ہوئے جوش زیارت اور شوق ارادت میں انتظام کا ہونا کوئی آسان امر نہ تھا۔ دھکے پر دھکا کھاتے تھے اور آگے بڑھتے جاتے تھے۔ آخر جب حضور کا حکم سنا کہ بیٹھ جاؤ تو جہاں کوئی کھڑا تھا وہیں بیٹھ گیا۔ حضور خاموش بیٹھے تھے کہ آپ کے ایک ارادت مند نے نہایت پردرد اور پرجوش لہجہ میں پنجابی کی ایک نظم پڑھی جس میں حضور کی لاہور آمد کا نہایت مؤثر پیرایہ میں ذکر تھا۔ نظم ختم ہونے کے بعد حضور نے ایک پرمعارف اور زوردار تقریر فرمائی جس میں تبلیغ [illegible]یت کا حق ادا کر دیا۔

چوتھا عظیم الشان پبلک لیکچر

حضور کا چوتھا عظیم الشان لیکچر 3 ستمبر کو بوقت ساڑھے سات بجے ''اس ملک کے موجودہ مذاہب اور اسلام'' کے موضوع پر ہوا۔ یہ لیکچر دربار داتا گنج بخش کے عقب کے منڈوہ میلا رام میں ہوا۔ اس لیکچر کے لئے احباب لاہور نے پہلے سے اشتہار دیا تھا اور اس کا بہت چرچا تھا۔ علماء نے بھی اس دن عوام کو حضور کی تقریر سننے سے روکنے کی ہر ممکن صورت اختیار کی۔ بیرون دہلی دروازہ سے لے کر شاہ محمد غوث اور داتا گنج بخش تک راستہ میں مختلف جگہ پر جلسے ہو رہے تھے۔ غیر احمدی ٹولیاں بنا کر کھڑے تھے اور چھاتیاں پیٹتے تھے اور کہتے تھے ''ہائے ہائے مرزا'' مگر خدا کا فضل ایسا ہوا کہ جب حضرت اقدس فٹن پر سوار ہو کر جلسہ گاہ کی طرف روانہ ہوئے تو رستہ میں جو لوگ مخالفین کی زہریلی تقریریں سن رہے تھے ان میں سے ایک کثیر تعداد حضور کے پیچھے ہولی اور جلسہ گاہ کی رونق میں اضافہ کا موجب بنی۔ باوجود مخالفانہ کوشش کے منڈوہ میں حضرت کا لیکچر سننے کے لئے بارہ ہزار سے زائد مجمع ہو گیا۔

حضرت اقدس نے جلسہ اعظم مذاہب کی طرح مجمع کے سامنے لیکچر سنانے کی خدمت حضرت مولوی عبدالکریم صاحب ہی کے سپرد فرمائی۔ چنانچہ حضرت مولوی عبدالکریم صاحب نے اپنے مخصوص انداز میں یہ مضمون پڑھنا شروع کیا جو اپنے دلائل و حقائق کے لحاظ سے خود ہی بڑی جذب و کشش رکھتا تھا۔ مضمون کے پہلے حصے میں حضور نے اسلام اور دیگر مذاہب کا اس خوبی سے موازنہ فرمایا کہ زبانیں عش عش کر اٹھیں اور لفظ لفظ سے حق وصداقت کے چشمے پھوٹ پڑے۔ دوسرے حصہ میں حضور نے اپنے دعویٰ مسیحیت و مہدویت کے ثبوت میں واضح اور صاف دلائل دیتے ہوئے فرمایا کہ ''اس وقت تفرقہ کے دور کرنے کے لئے اور بیرونی حملوں سے دین کو بچانے کے لئے اور دنیا میں گمشدہ روحانیت کو دوبارہ قائم کرنے کے لئے بلاشبہ ایک آسمانی مصلح کی ضرورت ہے جو دوبارہ یقین بخش کر ایمان کی جڑوں کو پانی دیوے اور اس طرح بدی اور گناہ سے چھڑا کر نیکی کی طرف رجوع دیوے۔ سو عین ضرورت کے وقت میں میرا آنا ایسا ظاہر ہے کہ میں خیال نہیں کر سکتا کہ بجز سخت متعصب کے کوئی اس سے انکار کر سکے۔

اس لیکچر کا اختتام اس دعویٰ پر ہوا کہ میری پیشگوئیوں کا یہ حال ہے کہ اگر کوئی صبر اور صدق سے سننے والا ہو تو ایک لاکھ سے بھی زیادہ پیشگوئیاں اور نشان میری تائید میں ظاہر کئے گئے ہیں ...... میں امید رکھتا ہوں اور یقین کامل سے کہتا ہوں کہ اگر کوئی شخص چالیس روز بھی میرے پاس رہے تو کوئی نشان دیکھ لے گا۔

یہ لیکچر تین گھنٹہ میں ختم ہوا۔ مولوی عبدالکریم صاحب جب لیکچر پڑھتے تھے تو لوگوں پر محویت کا عالم طاری ہو جاتا تھا۔ اور جب دوران لیکچر میں قرآن مجید کی تلاوت فرماتے تو لوگ لحن داؤدی سے جھوم جاتے اور مجمع پر ایک سناٹا سا چھا جاتا۔

لیکچر بخیر وخوبی ختم ہوا تو خواجہ کمال الدین صاحب نے عرض کیا کہ حضور خود بھی کچھ ارشاد فرمائیں۔ حضور نے فرمایا مجھے زکام کی تکلیف ہے۔ خواجہ صاحب نے دوبارہ سہ بارہ درخواست کی کہ جن لوگوں کا خیال ہے کہ یہ سب کچھ ہم لوگ کرتے ہیں ورنہ آپ خود نہ کچھ بول سکتے ہیں نہ لکھ سکتے ہیں۔ چنانچہ حضور تقریر کے لئے اٹھے تو لوگوں نے جو اتنا عرصہ خاموش تھے۔ چیئرز کے طور پر تالیاں بجانا شروع کر دیں اور ایک شور مچ گیا۔ سپرنٹنڈنٹ پولیس اور بہت سے سپاہی جو انتظام کے لئے آئے ہوئے تھے لوگوں کو خاموش کراتے رہے مگر غوغا کسی طرح کم نہ ہوا۔ حضور تو کھڑے ہی رہے مگر مولوی عبدالکریم صاحب نے بیٹھے بیٹھے تلاوت شروع کر دی اور سورۃ الفرقان کا آخری رکوع پڑھنے لگے۔ ابھی پہلی ہی آیت پڑھی کہ جلسہ میں بالکل خاموشی ہوگئی اور پہلا سا سماں بندھ گیا۔ رکوع ختم ہوا تو حضرت اقدس نے سامعین سے ایک مختصر مگر وجد انگیز خطاب فرمایا جس میں ان کا صبر وسکون سے تقریر سننے پر شکریہ ادا کرتے ہوئے انہیں اس طرح توجہ دلائی کہ مذہب تو اس لئے ہوتا ہے کہ اخلاق وسیع کرے جیسے

خدا کے اخلاق وسیع ہیں۔ پس اسی طرح حقیقی مذہب والا تنگ ظرف نہیں ہوسکتا۔ کوئی ہزاروں اسے گالیاں دے وہ اس پر پتھر نہیں برسا دیتا۔ آخر میں حضور نے یہ قیمتی نصیحت فرمائی ''دل کو روشن کرو پھر دوسروں کی اصلاح کے لئے زبان کھولو۔ اس ملک کی شائستگی اور خوش قسمتی کا زمانہ تب آئے گا جب نرمی زبان نہ ہوگی بلکہ دل پر دارومدار ہوگا۔ پس اپنے تعلقات خدا تعالیٰ سے زیادہ کرو۔ یہی تعلیم سب نبیوں نے دی ہے اور یہی میری نصیحت ہے''۔

سٹیج پر جہاں حضور نے کھڑے ہو کر تقریر شروع فرمائی تھی۔ اس بات سے خوش ہو کر لوگوں نے میری بات سن لی ہے۔ آپ خوشی میں تقریر کرتے کرتے کوئی پانچ چھ قدم آگے بڑھ آئے تھے۔ اس موقعہ پر ایک نہایت عجیب واقعہ یہ ہوا کہ شیخ رحمت اللہ صاحب وکیل (جو اس وقت غیر احمدی تھے اور اس جلسہ میں موجود تھے) کہتے ہیں کہ میں نے دوران تقریر میں دیکھا کہ حضرت اقدس مسیح موعود کے سر سے نور کا ایک ستون نکل کر آسمان کی طرف جا رہا تھا۔ اس وقت میرے ساتھ ایک اور دوست بھی بیٹھے ہوئے تھے میں نے ان سے کہا کہ دیکھو وہ کیا چیز ہے۔ وہ دیکھتے ہی پا گئے کہ یہ نور ہے جو حضرت مرزا صاحب کے سر سے نکل کر آسمان تک پہنچا ہوا ہے۔ اس نظارہ کا شیخ صاحب پر ایسا اثر ہوا کہ انہوں نے اسی دن حضرت اقدس کی بیعت کر لی۔

حضرت اقدس کا تحریری لیکچر پہلے ہی ایک رسالہ کی شکل میں میاں معراج الدین صاحب عمر سیکرٹری انجمن فرقانیہ و حکیم شیخ نور محمد صاحب مالک ہمدم صحت لاہور نے رفاہ عالم سٹیم پریس لاہور سے شائع کر دیا تھا اور زبانی تقریر انہی دنوں الحکم میں چھپ گئی تھی۔

میاں عبدالعزیز صاحب المعروف مغل کا چشم دید بیان ہے کہ جلسہ سے واپسی پر راستہ میں میں نے دیکھا کہ ایک مولوی صاحب جو کہ سفید ریش تھے ایک جگہ وعظ کر رہے تھے۔ انہوں نے کہا کہ میں ایک دفعہ مرزا صاحب کے پاس گیا۔ وہ چونکہ حجرے میں بیٹھے ہوئے تھے میں نے ان کو جاتے ہی کہا کہ اگر آپ اس حجرے سمیت آسمان پر چلے جائیں پھر بھی میں آپ پر ایمان نہیں لاؤں گا۔

بہرحال مخالفت کی اس شدت کے باوجود حضور کا یہ چوتھا لیکچر نہایت کامیاب ہوا اور آپ ہزاروں سعید روحوں تک پیغام حق پہنچانے میں کامیاب ہوئے۔ انہی دنوں کا ذکر ہے کہ ایک سبز پوش فقیر نے اصرار کیا کہ آپ مجھے لکھ دیں کہ جو کچھ آپ نے اپنی کتابوں میں لکھا ہے سب سچ ہے۔ حضور نے فرمایا ایک ہفتہ بعد آؤ ہم لکھ دیں گے۔ جب ایک ہفتہ کے بعد وہ آیا تو حضور نے یہ الفاظ لکھ کر اور اپنی مہر لگا کر اسے دیئے۔

''میں خدا تعالیٰ کی قسم کھا کر جو جھوٹوں پر لعنت کرتا ہے یہ گواہی دیتا ہوں کہ جو کچھ میں نے دعویٰ کیا ہے یا جو کچھ اپنے دعویٰ کی تائید میں لکھا ہے یا جو میں نے الہام الٰہی اپنی کتابوں میں درج کئے ہیں وہ سب صحیح ہے، سچ ہے اور درست ہے۔

باقی صفحہ 6 پر

مکرم محمد اشرف کاہلوں صاحب

اعجاز مسیحائی کے چند واقعات

اس عالم میں امراض دو طرح کے ہیں۔ ایک جسمانی امراض اور دوسرے روحانی امراض۔ اہل صفا دونوں طرح کی بیماریوں کے معالج ہوتے ہیں۔ ان کی باطنی توجہ اور فیضان نظر سے ہر طرح کے مریض شفایاب ہوتے ہیں۔ کیونکہ اذن الٰہی سے وہ اعجاز مسیحائی رکھتے ہیں۔ جو پریشان خاطر ان کے در پر آیا وہ زندگی پا کر گیا۔ یہ محض مفروضہ یا دعویٰ نہیں بلکہ حقیقت ہے۔ مامورین وقت کی تاریخ اس پر گواہ ہے۔ ایک ایسے ہی باصفا مامور وقت مسیح موعود ہیں۔ آپ کے اعجاز مسیحائی کے چند واقعات بطور ثبوت اور نمونہ پیش خدمت ہیں۔

انجمن حمایت اسلام لاہور کے 1893ء کے جلسہ سالانہ میں حضرت مولوی حسن علی صاحب نے شرکت کی۔ اس جلسہ میں حضرت مولوی نورالدین صاحب نے نہایت ہی پُر معارف اور پُر مغز تقریر کی۔ اس مسحور کن تقریر نے حضرت مولوی حسن علی صاحب مشہور مشنری پر ایسا اثر کیا کہ وعظ ختم ہونے کے بعد انہوں نے کھڑے ہو کر کہا کہ ''مجھے فخر ہے کہ میں نے اپنی آنکھوں سے اتنے بڑے عالم اور مفسر کو دیکھا۔ اور اہل ...... کو جائے فخر ہے کہ ہمارے درمیان میں اس زمانہ میں ایک ایسا عالم موجود ہے۔''

(حیات نور از عبدالقادر صاحب سابق سوداگرمل، ص193)

حضرت مولوی حسن علی صاحب مزید بیان کرتے ہیں:۔

''میری خواہش تھی کہ جناب حکیم مولوی نورالدین صاحب سے ملاقات کرتا لیکن مولوی صاحب از راہ کرم خود اس خاکسار سے ملنے آگئے۔ میں نے ان سے تنہائی میں سوال کیا کہ مرزا صاحب سے جو آپ نے بیعت کی ہے اس میں کیا نفع دیکھا ہے۔ جواب دیا۔ اک گناہ تھا جس کو میں ترک نہیں کر سکتا تھا۔ جناب مرزا صاحب سے بیعت کر لینے کے بعد وہ گناہ نہ صرف چھوٹ ہی گیا بلکہ اس سے نفرت ہوگئی......''

(حیات نور، ص193)

حضرت میاں عبدالعزیز صاحب المعروف مغل ایک چشمدید واقعہ بیان کرتے ہیں کہ نیلا گنبد میں میری کنفیکشنری مٹھائی کی دکان تھی اور یہ وہ دکان ہے جہاں اب موسیٰ اینڈ سنز کی دکان ہے۔ اس میں مَیں بیٹھا ہوا تھا۔ غالباً 1892ء-1893ء کی بات ہے۔ ایک شخص محمد رمضان جو نیلا گنبد والی مسجد میں طالب علم تھا اور بڑا سخت مخالف تھا۔ ایک سکھ کو ساتھ لا کر میرے پاس چھوڑ گیا۔ اس سکھ کا نام بچھتر سنگھ تھا۔ میں نے اسے کھانا کھانے کے لئے دو آنے دیئے۔ کھانا کھانے کے بعد اس نے قادیان کا رستہ دریافت کیا اور قادیان چلا گیا۔ آٹھ دن کے بعد پھر میری دکان پر آیا اور السلام علیکم کہا جس سے میں سمجھ گیا کہ یہ (احمدی) ہو چکا ہے۔ اس نے بتایا کہ میں (احمدی) ہو چکا ہوں اور حضرت مسیح موعود کی بیعت کر چکا ہوں اور حضور نے میرا نام عبدالعزیز رکھا ہے۔ پھر وہ شخص بڑا مخلص رہا۔ اب اس کی وفات کو دس بارہ سال گزر چکے ہیں ...

خیر اس نے بتایا کہ میں ایک عورت پر عاشق تھا اور اس کا خیال میرے دل سے محو نہیں ہوتا تھا۔ میں بہت گروؤں کے پاس گیا، میرے دو ہی سوال تھے کہ یا تو وہ عورت مجھے مل جائے اور یا اس کا خیال میرے دل سے محو ہو جائے۔ مگر کوئی گرو میری تسلی نہ کرا سکا۔ آخر میں نے گدی نشینوں کی طرف رجوع کیا حتیٰ کہ ایک جگہ مجھ سے چلہ کٹوایا گیا۔ مگر کوئی فائدہ نہ ہوا۔ پھر کسی نے ازراہ تمسخر کہا کہ ''مرزے کے پاس قادیان جاؤ۔ اس کا بڑا دعویٰ ہے۔'' اس لئے میں نے لاہور میں آکر پوچھا کہ قادیان کا راستہ بتاؤ اور محمد رمضان آپ کے پاس چھوڑ گیا۔ پھر میں قادیان چلا گیا۔ نماز عصر کے بعد حضرت کی ملاقات کے لئے بے دھڑک اوپر چلا گیا اور عرض کیا کہ حضور اس طرح میں ایک عورت پر عاشق ہوں۔ میرا برا حال ہے یا مجھے وہ عورت مل جائے اور یا اس کا خیال میرے دل سے محو ہو جائے۔ اس پر حضور نے ایک نظر بھر کر میری طرف دیکھا اور فرمایا کہ رات یہاں رہو اور کل چلے جانا۔ چنانچہ میں رات رہا مگر عجیب بات کہ اس نظر کے بعد وہ عورت مجھے بالکل بھول گئی...... رات کو میں نے خواب میں سید عبدالقادر جیلانی'' کو دیکھا اور خواب میں مجھے ان کا نام بتلایا گیا اور سمجھایا گیا کہ یہ ایک بہت بڑے بزرگ گزرے ہیں صبح میں نے حضور کی خدمت میں عرض کی کہ حضور! میں (احمدی) ہوتا ہوں۔ فرمایا کچھ ٹھہرو پھر دوسرے یا تیسرے روز حضور نے مجھے (احمدی) کر کے میرا نام عبدالعزیز رکھا۔ اب میں آپ کو ملنے آیا ہوں......''

(تاریخ احمدیت لاہور از عبدالقادر سابق سوداگرمل، ص113)

خواجہ جمال الدین صاحب بی اے کا واقعہ ہے۔ وہ امتحان منصفی میں فیل ہو جانے پر سخت کبیدہ خاطر تھے اور یاس و غم میں مبتلا انہوں نے حضرت مسیح موعود کی خدمت اقدس میں اپنا دکھڑا بیان کیا۔ حضرت صاحب بیان فرماتے ہیں:۔

''خواجہ جمال الدین صاحب بی اے جو ہماری جماعت میں داخل ہیں۔ جب امتحان منصفی میں فیل ہوئے اور ان کو بہت ناکامی اور ناامیدی لاحق ہوئی اور سخت غم ہوا تو ان کی نسبت مجھے الہام ہوا کہ ''سَیُغْفَرُ'' یعنی اللہ تعالیٰ آپ کے اس غم کا تدارک کرے گا۔ چنانچہ اس کے مطابق وہ جلد ریاست کشمیر میں ایک ایسے عہدہ پر ترقی یاب ہوئے جو عہدہ منصفی سے ان کے لئے بہتر ہوا۔ یعنی وہ تمام ریاست جموں و کشمیر کے انسپکٹر مدارس ہو گئے۔

(تاریخ احمدیت لاہور از عبدالقادر سابق سوداگرمل، ص189)

چوہدری غلام قادر آف لنگڑ وعہ بیان کرتے ہیں:۔

''جن ایام میں طاعون زوروں پر تھی۔ ہمارا ایک تایازاد بھائی چوہدری حمایت خان طاعون میں گرفتار ہو گیا۔ ایک ڈاکٹر نعمت خان کو ہم نے علاج کے لئے بلایا اس نے ملاحظہ کے بعد کہا کہ اس کے پھیپھڑے خراب ہو گئے ہیں اور یہ ہرگز بچ نہیں سکتا۔ خواہ مرزا صاحب بھی اس کے لئے دعا کریں اس کا طاعون سے خلاصی پانا ناممکن ہے۔ یہ بھی کہا کہ اگر یہ شخص طاعون کا شکار ہونے سے بچ جائے تو میں بھی احمدی ہو جاؤں گا۔ ڈاکٹر صاحب کے چلے جانے کے بعد پہلے ہم سب احمدی احباب نے مریض کی شفایابی کے لئے مل کر دعا کی اور صدقہ کیا پھر میں نے نواں شہر جا کر حضرت اقدس مسیح موعود کی خدمت میں دعا کرانے کے لئے تار دیا۔ خدا کی قدرت تار دینے کی دیر تھی کہ مریض کی حالت سدھرنے لگی اور تھوڑے ہی دنوں میں وہ بالکل تندرست ہو گیا۔ گویا مردہ زندہ ہو گیا۔ یہ نشان دیکھ کر چوہدری حمایت خان صاحب نے تو بیعت کر لی اور مخلص احمدی بن گئے مگر ڈاکٹر صاحب اپنے قول سے پھر گئے۔''

(تاریخ احمدیت لاہور از عبدالقادر سابق سوداگرمل، ص339-338)

ڈاکٹر بشارت احمد صاحب (غیر مبائع) کو ایک روز جو اطلاع ملی کہ آپ کا لڑکا ممتاز احمد جو اس وقت دو سال کا تھا بعارضہ ٹائیفائیڈ فیور سخت بیمار ہے۔ تو آپ گھبرا گئے۔ ایک ہفتہ کی رخصت لے کر گھر پہنچے مگر رخصت ختم ہوئی اور بچے کے بخار میں ذرہ بھر افاقہ نہ ہوا۔ بیگم صاحب نے کہا گورداسپور تو جانا ہی ہے۔ قادیان میں جا کر حضرت مرزا صاحب سے دعا ہی کروا لو۔ کیا عجب کہ اللہ تعالیٰ فضل کر دے۔ بیوی کے یہ الفاظ سن کر قادیان کی راہ لی۔ دو بجے رات قادیان پہنچے۔ دیکھا کہ بیت مبارک تہجد گزار لوگوں سے بھری ہوئی ہے اور حضرت اقدس اندر تہجد پڑھ رہے ہیں یہ کیفیت دیکھ کر بے حد اثر ہوا۔ اپنے پرانے رفیق حضرت مولوی عبدالکریم سیالکوٹی نے آپ کو حضرت اقدس کی خدمت میں پیش کیا۔ پس حضور کو دیکھتے ہی سارے شکوک و شبہات کافور ہو گئے۔ علیحدگی میں ملاقات کی، وظیفہ پوچھا تو فرمایا ''یہی نمازیں سنوار سنوار کر پڑھو اور سمجھ سمجھ کر پڑھا کرو۔'' حضور کی یہ تلقین سن کر دل پر خاص اثر ہوا۔ بچے کی صحت کے لئے دعا کی درخواست کی۔ حضور نے اسی وقت ہاتھ اٹھا کر دعا فرما دی۔ بیعت کر کے ڈیوٹی پر شکرگڑھ پہنچے۔ تیسرے روز خط ملا جس میں لکھا تھا کہ لڑکا بالکل اچھا ہے۔ ہرگز کوئی فکر نہ کریں۔ رخصت لے کر گھر پہنچے۔ پتہ چلا کہ جس روز صبح حضرت اقدس سے دعا کروائی تھی اس روز حالت بہت خراب تھی مگر پچھلی رات اچانک بخار اتر گیا۔ معالج ڈاکٹر کو جب اطلاع ہوئی تو وہ مانتا ہی نہ تھا مگر جب اس نے خود آکر ٹمپریچر لیا اور نبض دیکھی تو حیران رہ گیا اور کہنے لگا کہ یہ تو کوئی اعجاز مسیحائی ہے کہ مردہ

باقی صفحہ 6 پر

حکیم ملک مبشر احمد ریحان صاحب

شوگر
متعدد بیماریاں پیدا کرنے والی بیماری

بڑھتے ہوئے مسائل میں سے ایک اہم مسئلہ ذیابیطس کا وبا کی طرح پھیلنا بھی ہے۔ایک اندازے کے مطابق اس وقت بڑی عمر کے افراد میں شوگر کے مریضوں کی تعداد 20 فیصد سے بھی تجاوز کر چکی ہے۔ جس میں بیشتر خواتین ہیں۔ پاکستان ان میں سرفہرست ہے جہاں یہ مرض تیزی سے پھیل رہا ہے۔ عموماً یہ کہا جاتا ہے کہ شوگر کوئی مہلک مرض نہیں ہے۔ حالانکہ یہ بہت جان لیوا امراض کی جڑ ہے۔ جن میں دل کی بیماریاں قابل ذکر ہیں۔ اگر اس مرض کو اچھی طرح سمجھ کر شروع میں ہی کنٹرول کر لیا جائے تو آئندہ آنے والی بہت سی مشکلات میں خاصی کمی ہو جاتی ہے۔ بصورت دیگر بہت سی لاعلاج بیماریوں کو دعوت دیتا ہے۔

شوگر کیا ہے؟

شوگر اس بیماری کو کہتے ہیں جس میں شکر یعنی گلوکوز کی مقدار خون میں نارمل سے زیادہ ہو جاتی ہے۔ اور جسم ایک کیمیائی مرکب انسولین بنانا بند یا کم کر دیتا ہے۔ جسم میں انسولین کے بہت سے فوائد ہیں جن میں سے گلوکوز کی خون میں روک تھام بھی ہے۔ انسولین نہ ہونے کی صورت میں گلوکوز خلیوں میں نہیں جا پاتا لہٰذا کمزوری محسوس ہوتی ہے۔ اس موذی مرض سے نمٹنے کے لئے اسے اچھی طرح سمجھنا اور جدید انکشافات عوام تک پہنچانا مقصود ہیں تا کہ بروقت علاج ممکن ہو سکے اس سلسلے میں درج ذیل سوالات بہت اہم ہیں۔

شوگر شروع کیسے ہوتی ہے؟ روکنے کی تدابیر کیا ہیں؟ غذا کا اس بیماری سے کیا تعلق ہے؟ ورزش سے کیسے قابو پایا جا سکتا ہے؟ بیماری کی علامات اس کے سبب ہونے والی مہلک بیماریاں وغیرہ۔ لہٰذا ان سوالات کے جواب حاضر ہیں۔

شوگر کا آغاز

1500 قبل مسیح میں ایک یونانی ڈاکٹر نے سب سے پہلے شوگر کا تذکرہ ایسے مریضوں کے حلیہ سے کیا جن کو زیادہ پیشاب خارج ہونے کی شکایت تھی۔ کیونکہ لاطینی زبان میں ذیابیطس کے معنی ''زیادہ خارج کرنا'' کے ہیں۔ 1700ء میں شوگر کے ساتھ میلائٹس کا لفظ بھی استعمال کیا گیا۔ جس کے معنی ''میٹھے'' کے تھے۔ کیونکہ پیشاب میں شکر پائی گئی۔ اس وقت لوگ اس مرض سے بہت خائف تھے کیونکہ جلدی اموات ہو جاتی تھیں۔ 1900ء میں ایک جرمن سائنسدان نے یہ انکشاف کیا کہ لبلبہ میں کچھ خاص طرح کے خلیے ایک جزیرے کی شکل میں موجود ہوتے ہیں۔

پھر کینیڈا کے دو سائنسدانوں نے ان خلیوں سے (جانوروں کے لبلبے سے) انسولین حاصل کی۔ اس کیمیائی مرکب کا نام انسولین اس لئے رکھا گیا کہ لاطینی زبان میں انسولین کے معنی جزیرے کے ہیں۔ اس کا استعمال پہلی بار ایک بچے پر کیا گیا۔ جو وقتی طور پر صحتیاب ہو گیا لیکن 27 سال کی عمر میں حرکت قلب بند ہونے سے اس کی وفات ہو گئی۔ شوگر سے متعلق دریافتوں کا سلسلہ آج بھی جاری ہے۔ ابھی حال ہی میں ایک ایسی انسولین دریافت ہوئی ہے جسے کھانے کی بجائے سونگھا جاتا ہے۔

ذیابیطس کی اقسام

ذیابیطس کی اقسام دو طرح کی زیادہ عام ہیں۔ ایک وہ جس میں انسولین ہی سے علاج کیا جا سکتا ہے۔ اور مریضوں کا انحصار انسولین پر ہی ہوتا ہے۔ اس کو انسولین پر انحصار کرنے والی شوگر کہتے ہیں۔ پہلے اس کو ٹائپ I شوگر بھی کہتے تھے۔ یہ زیادہ تر بچوں اور 40 سال سے زائد عمر کے لوگوں میں پائی جاتی ہے۔ شوگر کی اور بھی کچھ قسمیں ہیں۔ جو لبلبے کی بیماریوں کے متعلق ہیں ان میں سب سے عام ملائٹس ہے جس کو عموماً صرف ذیابیطس ہی کہا جاتا ہے۔

حاملہ خواتین میں چھٹے یا ساتویں ماہ میں ظاہر ہونے والی شوگر زچگی کے بعد خود بخود ختم ہو جاتی ہے۔ پیٹ پھیلنے کے سبب لبلبہ دب جاتا ہے۔ جس سے انسولین بننے کا عمل متاثر ہوتا ہے۔ تیس سال سے زائد عمر کے وہ افراد جن کا وزن حد سے بڑھ چکا ہو شوگر کا لازمی شکار ہو جاتے ہیں۔

غذا کے چناؤ کا نیا پیمانہ گلائی سیمک انڈیکس شوگر کے مریض کے لئے بہترین ہے۔ عام افراد کی نسبت شوگر کے مریض میں امراض قلب کی شرح تین گنا زیادہ ہوتی ہے۔ شوگر کے مریض زیادہ گردوں کے فیل ہونے سے مر جاتے ہیں۔

علامات

اس بیماری میں قدرتی طور پر کچھ علامات ظاہر ہوتی ہیں۔ جن سے اندازہ ہوتا ہے کہ شوگر کی آمد آمد ہے۔ اور اسے کسی حد تک روکا بھی جا سکتا ہے۔ وہ علامات یہ ہیں۔ پیشاب کی زیادتی، گلا خشک ہونا، زیادہ پیاس محسوس ہونا، صاف نظر نہ آنا، خارش اور کھجلی، کمزوری اور غنودگی، بیماری زیادہ بڑھنے کی حالت میں پیشاب میں شکر کی موجودگی، خون میں شکر کی زیادتی، کوما یا بیہوشی کی حالت، منہ سے بو آنا وغیرہ۔ ان میں سے اگر تین علامات بھی ظاہر ہوتی ہیں تو ڈاکٹر سے فوری رابطہ کرنا چاہئے۔ بڑی عمر کے افراد کو ہونے والی شوگر میں اکثر انسولین کھانے کی نوبت ہی نہیں آتی اور خوراک، ورزش، وزن اور ہلکی دوا کے ذریعے ہی علاج ممکن ہو جاتا ہے۔

علامات کو دوبارہ آسان پیرائے میں لکھ رہا ہوں تا کہ ہر ایک کی سمجھ میں آ سکے اور حفظ ماتقدم کے تحت ان پر عمل کرتے ہوئے اپنے آپ کو اس موذی مرض سے حتی المقدور دور رکھ سکے۔

شروع مرض میں صرف اس قدر ہوتا ہے کہ بیمار کو پیاس بہت لگتی ہے، پیشاب زیادہ آتا ہے اور وہ اپنے آپ میں کمزوری محسوس کرتا ہے۔ لیکن جوں جوں بیماری بڑھتی جاتی ہے توں توں مذکورہ بالا علامات میں شدت آتی جاتی ہے۔ چنانچہ جب یہ مرض ترقی پذیر ہوتا ہے تو مریض کو پیاس بہت شدت کی لگتی ہے۔ اور اس کا منہ خشک رہتا ہے منہ میں مٹھاس کا ذائقہ رہتا ہے اور سانس سے ایک خاص قسم کی بو آتی ہے۔ مسوڑھے پھول جاتے ہیں اور درد کرتے ہیں دانت ڈھیلے ہو کر نکل جاتے ہیں اس مرض کے مریض کو بھوک بھی زیادہ لگتی ہے۔ لیکن اتنا کھانے کے باوجود بھی مریض دن بدن کمزور اور لاغر ہو جاتا ہے۔ کبھی ہاضمہ خراب ہونے کی صورت میں کھٹی ڈکاریں آنی شروع ہو جاتی ہیں۔ مریض سست اور پست ہمت ہو جاتا ہے اس کا مزاج چڑچڑا ہو جاتا ہے۔ معمولی بات پر لڑنے کو پڑتا ہے۔ سر میں چکر آتے ہیں۔ درد رہتا ہے۔ جلد خشک ہو جاتی ہے۔ پھوڑے پھنسیاں، کاربنکل وغیرہ نکل آتے ہیں پیشاب بار بار اور بکثرت آتا ہے۔ پیشاب کی رنگت پھیکی پڑ جاتی ہے۔ اس میں پانچ چھٹانک سے بارہ چھٹانک تک روزانہ شکر خارج ہو جاتی ہے۔ شکر کی زیادتی کی وجہ سے وزن کم ہو جاتا ہے۔ موتیا بند کا عارضہ ہو جاتا ہے۔

بیماری کی وجوہ

ہماری کچھ غفلتیں اس بیماری کو دعوت دیتی ہیں۔ اس کا اندازہ یوں لگایئے کہ اول تو ساری بیماریوں کی جڑ موٹاپا ہے۔ وزن کی زیادتی سے پیٹ بڑھتا ہے۔ اور پیٹ کے بالکل نیچے جوتے کی شکل میں موجود عضو لبلبہ ہے۔ جو انسولین بناتا ہے۔ پیٹ پھیلنے کی وجہ سے لبلبہ دب جاتا ہے۔ اور اپنا کام اتنی آسانی سے نہیں کر پاتا۔ جیسا کہ ایک نارمل انسان میں کرتا ہے۔ اس طرح انسولین بننا متاثر ہوتا ہے۔ اور شوگر ظاہر ہونے لگتی ہے۔ پھر موٹاپے کی ایک اور قسم Obesity ہے۔ جس میں چربی بہت بڑھ جاتی ہے۔ کمر پھیل جاتی ہے۔ اور جسم بے ڈول ہو جاتا ہے۔ ایسے لوگوں میں شوگر کے امکانات بہت شدید ہوتے ہیں۔ اس کے علاوہ آرام کی عادت ضرورت سے زیادہ لیٹے رہنا۔ بے کار بیٹھنا بھی سو فی صد بیماری کو بلانے کے مترادف ہے۔ بچوں میں موروثی شوگر (شروع کے مرحلوں میں کنٹرول کی جا سکتی ہے) پائی جاتی ہے۔ جو بچے دودھ پینے سے بھاگتے ہیں یا وہ افراد جو گیہوں میں موجود گلوٹن سے الرجک ہوں۔ وہ بھی اس بیماری میں مبتلا ہو سکتے ہیں۔ کچھ ضروری غذائی مرکبات کی غیر موجودگی بھی شوگر کی وجہ بن سکتی ہے۔ جیسے میگانیز (پھلوں اور ترکاریوں میں پایا جاتا ہے)۔ زنک 2N اور وٹامن بی 3 اور 6 وغیرہ۔ ان کی غیر موجودگی سے گلوکوز انٹالیرنس کی شکایت پیدا ہوتی ہیں۔ جبکہ اگر یہ اجزاء غذا میں شامل ہوں تو شوگر نہیں ہوتی۔ یاد رہے 30 سال سے زیادہ عمر کے وہ لوگ جن کا وزن حد سے تجاوز کر چکا ہے۔ اس مرض کا لازمی شکار ہو سکتے ہیں۔ وزن کی کمی یا زیادتی معلوم کرنے کے لئے قد اور عمر کی مناسبت سے دیئے گئے چارٹ بہترین ہیں۔ اس کے علاوہ ایک سادہ فارمولے کے تحت یہ بھی معلوم کیا جا سکتا ہے کہ وزن کتنے فی صد تک زیادہ ہے۔ پہلے اپنا موجودہ وزن معلوم کیجئے۔ پھر

قد اور عمر کے لحاظ سے مناسب وزن کا چارٹ

یاد رہے مناسب وزن 5 پونڈ یا 2 سے 3 کلوگرام کم یا زیادہ ہو سکتا ہے۔

	خواتین		مرد	
عمر (سال)	قد	وزن (پونڈ)	قد	وزن (پونڈ)
11-14	5فٹ 2انچ	101	5فٹ 2انچ	99
15-18	5فٹ 4انچ	120	5فٹ 9انچ	145
19-24	5فٹ 5انچ	128	5فٹ 10انچ	160
25-50	5فٹ 4انچ	138	5فٹ 10انچ	174
50 سے زائد	5فٹ 3انچ	143	5فٹ 9انچ	170

چارٹ سے بہ لحاظ قد مناسب وزن دیکھئے۔

وزن، ورزش، غذا کے کنٹرول کے ذریعہ مرض کے ساتھ برسوں زندہ رہا جاسکتا ہے۔

اگر زائد وزن 25 فی صد سے بڑھ جائے تو اس کا مطلب ہے کہ مذکورہ شخص Obesity کا مریض ہے۔ یہ انتہائی پریشان کن صورتحال ہے۔ کیونکہ جسم کی چربی بہت زیادہ بڑھ چکی ہے۔

مناسب خوراک

شوگر کی روک تھام یا اس سے چھٹکارے کے لئے سب سے اہم چیز غذا ہے۔ خوراک میں مناسب ردو بدل سے اس بیماری پر قابو پایا جا سکتا ہے۔ مثلاً چربی، شکر میٹھی چیزوں کو جتنا کم کرسکیں کردیں۔ کھانے کی زیادہ مقدار ایک ہی بار لینے کی بجائے دن بھر میں کئی مرتبہ تھوڑا تھوڑا کھائیں۔ خوراک آنتوں میں پہنچ کر ٹوٹ کے حل ہوتی ہے۔ اور پھر خون میں پہنچتی ہے۔ لہٰذا کھانے کی مقدار جتنی زیادہ ہوگی اتنا ہی زیادہ گلوکوز خون میں شامل ہو جائے گا۔ جو صحت کے لئے ٹھیک نہیں۔ بھوک سے تھوڑا کم کھانا۔ اور زیادہ چلنا۔ اپنا اصول بنالیں۔ کچھ دن اس عادت کو اپنا کر ایک ماہ بعد اپنا گلوکوز چیک کرائیں۔ آپ خود میں نمایاں تبدیلی دیکھیں گے۔ اور بہتر محسوس کریں گے۔ پھل تھوڑے کم اور سبزیاں زیادہ استعمال کریں۔ بعض سبزیوں کا استعمال تو بے حد فائدہ مند ہوتا ہے۔ مثلاً کچا پیاز، لہسن، ادرک وغیرہ۔ ان کو آپ اپنی خوراک میں شامل کر کے بہتر نتائج حاصل کر سکتے ہیں۔ سبزی، پھل، گوشت اور اناج کو بھی بدل بدل کر استعمال کریں۔ ایک ہی چیز کو اپنا لینا صحت کے اعتبار سے اچھا نہیں۔ کریلے، جامن اور ثمار خصوصیت سے کھائیں۔ آپ کی کل خوراک کا کچھ حصہ بغیر پکا اور تازہ ہونا چاہئے۔ اس کے لئے کچھ ترکاریاں کم پکی استعمال کریں۔ بہترین عمل یہ ہے کہ خوراک کا چناؤ نئے پیمانے گلائی سیمک انڈیکس کے ذریعے کریں۔

گلائی سیمک انڈیکس کیا ہے؟

آجکل شوگر کے مریضوں پر مناسب غذا کے تعین کا ایک نیا طریقہ آزمایا جا رہا ہے۔ جسے غذا کا گلائی سیمک انڈیکس یا خون میں گلوکوز بڑھانے کی صلاحیت کہتے ہیں۔ جی آئی یہ بتاتا ہے کہ فلاں غذا کھانے کے دو گھنٹے بعد خون میں گلوکوز کی مقدار کتنی بڑھ جائے گی۔ (ساری غذائی اشیاء کی اپنی جی آئی ہوتی ہے) یا زیادہ جی آئی والی غذائی اشیاء شوگر کے مریضوں کے لئے نقصان دہ ثابت ہوتی ہیں۔ جبکہ کم جی آئی والی اشیاء بیماری کو قابو میں رکھتی ہیں۔ لہٰذا مریض کے لئے کم اور زیادہ جی آئی والی اشیاء ملا کر کھانا ضروری ہے۔ تاکہ خون میں گلوکوز کی مقدار ایک دم نہ بڑھ جائے۔ یاد رہے بیج والی ترکاریوں (مٹر، بھٹے، لوبیا) کی جی آئی کم ہوتی ہے۔ اس کے علاوہ بھنے کا آٹا، بغیر شکر کی چائے بھی استعمال کرنی چاہئے۔ البتہ سگریٹ نوشی شوگر کے مریضوں کے لئے زہر کا درجہ رکھتی ہے۔

جی آئی کیسے حاصل کیا جاتا ہے؟

پہلے مریض کو صرف گلوکوز یا سفید آٹے کی روٹی کھلاتے ہیں۔ اس سے خون میں جتنا گلوکوز نارمل بڑھ جاتا ہے۔ (دو گھنٹے میں) اس کو (ملی گرام میں) ناپ لیتے ہیں۔ پھر اتنی ہی وزن کردہ خوراک کھلاتے ہیں۔ جس کا جی آئی معلوم کرنا ہو اس کے بعد دو گھنٹے میں بڑھنے والا گلوکوز ناپ لیتے ہیں۔

ورزش کیوں ضروری ہے

روزانہ ہلکی پھلکی ورزش جسم میں بیماری سے لڑنے کی طاقت کو بڑھا دیتی ہے۔ خاص طور پر شوگر کے لئے ورزش بے حد ضروری ہے۔ کیونکہ ورزش خون میں موجود گلوکوز کو فوری طور سے خلیوں میں بھیج دیتی ہے۔ اس طرح خون میں گلوکوز کا تناسب برقرار رکھا جا سکتا ہے۔ صبح و شام 20 سے 30 منٹ چہل قدمی صحت پر اچھا اثر ڈالتی ہے۔ اس کے علاوہ ڈاکٹر کے مشورہ سے مزید ورزشیں بھی شروع کی جا سکتی ہیں۔ شوگر کے مریضوں کے لئے ورزش سے پہلے کوئی غذا جن کا جی آئی 40 سے کم ہو کھا لینا چاہئے۔ اور ورزش کے فوراً بعد مریض بے ہوشی یا کمزوری کا شکار نہیں ہوتا۔ اس بات کی وضاحت ضروری ہے۔ اگرچہ ورزش شوگر کے مریضوں کے لئے انتہائی ضروری ہے۔ لیکن غلط ورزش یا ضرورت سے زیادہ ورزش نقصان دہ بھی ثابت ہو سکتی ہے۔ ابتداء میں ورزش ہمیشہ آہستہ آہستہ اور کم وقت کے لئے کریں۔ اور رفتہ رفتہ اور رفتار بڑھائی جاسکتی ہے۔

ذیابیطس کے مریض پر حملہ ہونے والے امراض

شوگر کے مریض صحتمند لوگوں کی نسبت تین گنا آسانی سے دل کی بیماریوں میں مبتلا ہوتے ہیں۔ کیونکہ ان کی شریانوں میں جمنے والے مرکبات تیزی سے بنتے ہیں اور شریانوں کو موٹا کرتے چلے جاتے ہیں۔ جس سے خون گزرنے کا راستہ کم اور گزر مشکل تر ہو جاتا ہے۔ اس سے دل کے دورے کئی گنا بڑھ جاتے ہیں اور موت واقع ہو جاتی ہے۔

موتیا میں شوگر کے اکثر مریض مبتلا ہو جاتے ہیں۔ یہاں تک کہ شوگر شدت اختیار کرلے تو بینائی زائل بھی ہو سکتی ہے۔

شوگر کے دوران پیشاب زیادہ خارج ہونے کی وجہ سے گردوں کا کام بہت بڑھ جاتا ہے۔ اور ان میں بیماریاں پیدا ہونے لگتی ہیں۔ بیشتر شوگر کے مریض گردوں کے کام نہ کرنے کے سبب موت کا شکار ہو جاتے ہیں۔

اس بیماری کے دوران پیروں پر سوجن اور ان میں بے حسی بڑھ جاتی ہے۔ اکثر پیر سن ہونے لگ جاتے ہیں۔ جو اس بات کی علامت ہیں کہ دوران خون وہاں تک نہیں ہو پا رہا ہے۔ اس حالت میں اگر زخم ہو جائے تو مشکل سے ٹھیک ہوتا ہے۔ اور توجہ نہ دینے سے بہت زیادہ بڑھ جاتا ہے۔ لہٰذا شوگر کے مریضوں کے لئے ضروری ہے کہ روزانہ تھوڑی دیر پاؤں گرم پانی میں رکھیں۔ سوکھنے کے بعد دھیرے دھیرے مساج کریں۔ اور پیروں کو مستقل حرکت دیتے رہیں۔ اس کے علاوہ شوگر کے مریضوں میں بدہضمی، ڈائریا، پتے کی خرابی وغیرہ بھی عام ہے۔ مختصر یوں کہ شوگر کو شروع میں ہی کنٹرول کر لیا جائے تو یہ مرض بڑھتا نہیں۔ اگر لاپرواہی برتی جائے تو یہ جان لیوا بھی ثابت ہوتا ہے۔ شوگر ان بہت سے امراض میں سے ایک ہے جن میں جسم کے وزن، خوراک اور ورزش کو بڑی اہمیت ہے۔ اور ان کے ذریعے اس مرض کے ساتھ بھی برسوں زندہ رہا جاسکتا ہے۔

ایک دیسی نسخہ

نسخہ: 1۔ لوکاٹ کے نرم پتے
2۔ کریلا کا سفوف
3۔ گڑمار بوٹی
4۔ گٹھلی جامن

سب ہم وزن لے کر ان کا سفوف بنالیں اور خالی کیپسول لے کر ان میں بھرلیں۔ اگر شوگر زیادہ ہو تو صبح و شام ایک ایک کیپسول ورنہ روزانہ رات کو ایک کیپسول پانی سے کھائیں انشاء اللہ آرام ہوگا۔

ہومیو پیتھک علاج

1۔ یورینیم نائٹریکم۔ یہ لٹور ہاضمہ ہو تو کارگر ثابت ہوتی ہے۔

3X تا 30 میں روزانہ تین بار لیں۔

2۔ سائی زی جیئم۔ پیشاب میں شکر زیادہ آتی ہو تو استعمال کریں۔ شکر آنا بند ہو جائے گی۔

Q یا 1X کے 5 سے 10 قطرے دن میں تین بار لیں۔

3۔ فاسفورک ایسڈ۔ اگر اعصاب کی بھی تکلیف ہو تو یہ لیں۔

Q,3X یا 30 دن میں تین بار

4۔ آرسینک البم۔ جب مریض بہت کمزور، پیاس بہت لگتی ہو، جسم جلتا ہو۔

تو 30 میں ہر تین گھنٹے کے بعد خوراک لیں۔

5۔ بلمم قبض ہو گردوں کا فعل متاثر ہو، کمزوری ہو۔

2X یا 6X دن میں تین بار لیں۔

6۔ فاسفورس۔ یہ خاص لبلبہ کے مریضوں کو بہت زیادہ فائدہ دیتی ہے۔ مریض نفرسی مزاج کا ہو، منہ خشک، پیشاب بار بار آنا، جسم پر پھنسیاں ہوں۔

6X یا 30X دن میں تین بار

7۔ برائی اونیا۔ ہونٹ خشک، منہ کا ذائقہ کڑوا، مریض سست، بھوک اور پیاس کی شدت ہو۔ مگر مریض کھانے کے باوجود کمزور ہو۔

6X یا 30X دن میں تین بار۔

8۔ چیونتھس۔ یہ دوائی جب جگر کا فعل ناقص ہو، قبض ہو، پیاس شدت کی ہو، پاخانہ مٹیلے رنگ کا آئے۔

3X دن میں تین بار

9۔ آرجینٹم میٹلیکم۔ پیشاب زیادہ آنا، منہ سے میٹھی بو آنا، پیشاب کی حاجت بار بار ہو۔

3X دن میں تین بار

10۔ نیٹرم سلف۔ جب جسم پر پھنسیاں، کھجلی، خارش اور جلن ہو تو یہ لیں۔

3X یا 6X دن میں تین بار

اہم مشورے

اس مرض میں غذا کا خاص خیال رکھنا چاہئے۔ شیریں اور نشاستہ دار اغذیہ سے پرہیز کرنا چاہئے۔ جب مرض زیادہ شدید نہ ہو تو غذا کا مناسب خیال رکھنے سے مریض ٹھیک ہو جاتا ہے۔ لیکن جب مرض شدید ہو تو نشاستہ دار اغذیہ بند کردیں۔ کیونکہ مریض اس سے جلد کمزور ہو جاتا ہے۔ مریض کو روٹی کم کھانی چاہئے بلکہ ان چھنا آٹا کی روٹی کھانی چاہئے۔ کبھی کبھی چاول کھانے چاہئیں۔ مکھن، گھی، بالائی، تازہ دہی، چاچھ، پنیر، گوشت اور انڈے وغیرہ کا استعمال مفید ہے۔ نیز سبز ترکاریوں ساگ پات اور آلو مع چھلکا کھانا چاہئے۔ میوہ جات بھی مریض استعمال کر سکتے ہیں۔ اگرچہ ان میں شرینی ہوتی ہے۔ لیکن مختلف قسم کے میوہ جات کے رس جسم میں نمکیات پہنچاتے ہیں۔ قبض و رفع کرتے رہیں۔ بادام، اخروٹ، پستہ، چلغوزہ وغیرہ کا استعمال مفید ہے۔

بقیہ صفحہ 4

والسلام علی من اتبع الھدیٰ
الراقم خاکسار
مرزا غلام احمد (مہر)"۔

واپسی

حضرت اقدس نے لاہور میں 2 راگست 1904ء سے 3 ستمبر 1904ء تک قیام فرمایا۔ 5 ستمبر کو چونکہ مقدمہ کرم الدین کے سلسلہ میں گورداسپور کی عدالت میں پیشی تھی اس لئے حضور 4 ستمبر کو لاہور سے روانہ ہو کر گورداسپور تشریف لے گئے۔

(تاریخ احمدیت جلد 2، ص 349)

بقیہ صفحہ 4

زندہ ہو گیا۔

(تاریخ احمدیت لاہور از عبدالقادر سابق سوداگرمل، ص 316)

یہ واقعات ثابت کرتے ہیں کہ "صحبت صالحین" ظاہری و باطنی بیماریوں کا تریاق ہے۔

وصایا

ضروری نوٹ

مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جارہی ہیں کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو **دفتر بہشتی مقبرہ** کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

سیکرٹری مجلس کارپرداز۔ ربوہ

مسل نمبر 37256 میں محمد طارق حیات ولد خضر حیات قوم ترکھان پیشہ ملازمت عمر 20 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن سلانوالی ضلع سرگودھا بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکرہ آج بتاریخ 1-3-2004 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/2500 روپے ماہوار بصورت ملازمت مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد محمد طارق حیات ولد خضر حیات گواہ شد نمبر 1 خضر حیات ولد محمد یار (والد موصی) گواہ شد نمبر 2 ذوالفقار احمد ولد محمد یار سلانوالی سرگودھا

مسل نمبر 37257 میں محمد ناصر ولد خضر حیات قوم ترکھان پیشہ تعلیم عمر 18 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن سلانوالی ضلع سرگودھا بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکرہ آج بتاریخ 1-3-2004 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/50 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد محمد ناصر حیات ولد خضر حیات گواہ شد نمبر 1 خضر حیات ولد محمد یار (والد موصی) گواہ شد نمبر 2 ذوالفقار احمد ولد محمد یار سلانوالی سرگودھا

مسل نمبر 37259 میں سعدیہ احمد بنت ڈاکٹر کرشن احمد قوم راجپوت پیشہ طالب علمی عمر 23 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن سول لائنز ضلع شیخوپورہ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکرہ آج بتاریخ 3-3-2004 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ 1۔ طلائی زیور وزنی ڈیڑھ تولہ مالیتی -/12000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/200 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ سعدیہ احمد بنت ڈاکٹر کرشن احمد گواہ شد نمبر 1 ملک مبشر منظور 24244 گواہ شد نمبر 2 محمد ثناء اللہ ولد غوث محمد شیخوپورہ

مسل نمبر 37260 میں فوزیہ احمد بنت ڈاکٹر کرشن احمد قوم راجپوت پیشہ طالب علمی عمر 20 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن سول لائن ضلع شیخوپورہ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکرہ آج بتاریخ 3-3-2004 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ 1۔ طلائی زیورات وزنی 5 گرام مالیتی -/4000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/200 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ فوزیہ احمد بنت ڈاکٹر کرشن احمد گواہ شد نمبر 1 ملک مبشر منظور ولد محمد مقبول 24244 گواہ شد نمبر 2 محمد ثناء اللہ ولد غوث محمد شیخوپورہ

مسل نمبر 37261 میں درثمین احمد بنت ڈاکٹر کرشن احمد قوم راجپوت پیشہ طالب علمی عمر 18 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن شیخوپورہ ضلع شیخوپورہ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکرہ آج بتاریخ 3-3-2004 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ 1۔ طلائی زیورات وزنی 6 گرام مالیتی -/5000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/200 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ درثمین احمد بنت ڈاکٹر کرشن احمد گواہ شد نمبر 1 ملک مبشر منظور ولد محمد مقبول شیخوپورہ گواہ شد نمبر 2 محمد ثناء اللہ ولد غوث محمد شیخوپورہ

مسل نمبر 37262 میں عطیۃ الحیٔ ثمن بنت محمد ثناء اللہ صاحب قوم بھٹی پیشہ طالب علمی عمر 18 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن شیخوپورہ ضلع شیخوپورہ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکرہ آج بتاریخ 10-10-2003 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ 1۔ طلائی بالیاں و چین مالیتی -/4000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/200 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ عطیۃ الحیٔ بنت محمد ثناء اللہ گواہ شد نمبر 1 محمد ثناء اللہ وصیت نمبر 25516 گواہ شد نمبر 2 غوث محمد ولد نبی بخش شیخوپورہ

مسل نمبر 37263 میں دردانہ مہروز بنت محمد ثناء اللہ قوم بھٹی پیشہ طالب علمی عمر 15 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن شیخوپورہ ضلع شیخوپورہ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکرہ آج بتاریخ 10-10-2003 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ 1۔ طلائی بالیاں مالیتی -/1500 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/200 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ دردانہ مہروز بنت محمد ثناء اللہ گواہ شد نمبر 1 محمد ثناء اللہ وصیت نمبر 25516 گواہ شد نمبر 2 غوث محمد ولد میاں نبی بخش شیخوپورہ

مسل نمبر 37264 میں عائشہ عطیہ بنت عزیز احمد چٹھہ قوم چٹھہ پیشہ خانہ داری عمر 22 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن شیخوپورہ ضلع شیخوپورہ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکرہ آج بتاریخ 20-1-2004 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ 1۔ طلائی زیورات وزنی 4 تولے مالیتی -/30000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/200 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ عائشہ عطیہ بنت عزیز احمد چٹھہ گواہ شد نمبر 1 ملک مبشر منظور ولد ملک محمد مقبول وصیت نمبر 24244 دگواہ شد نمبر 2 ثناء اللہ ولد غوث محمد شیخوپورہ

مسل نمبر 37265 میں حافظ فلک شیر ابن چوہدری احمد حیات قوم جٹ وینس پیشہ جنرل انشورنس عمر 37 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن احمدیہ بیت الذکر جہانگیر آباد ضلع شیخوپورہ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکرہ آج بتاریخ 2-3-2004 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ 1۔ زرعی زمین برقبہ 14 کنال واقع بیداد پور ورکاں شیخوپورہ -/350000 روپے۔ 2۔ مکان سکنی برقبہ 10 مرلے واقع 19/19 دارالیمن غربی ربوہ۔ جس میں والدہ سمیت چار بہنیں اور تین بھائی حصہ دار ہیں۔ 3۔ مکان برقبہ 5 مرلے واقع بیداد پور ورکاں مالیتی -/50000 روپے۔ مندرجہ بالا تمام حصہ دار اس میں بھی شامل ہیں۔ اس وقت مجھے مبلغ -/5000 روپے ماہوار بصورت ملازمت مل رہے ہیں۔ اور مبلغ -/14875 روپے سالانہ آمد از جائیداد بالا ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتا رہوں گا میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد حافظ فلک شیر ولد چوہدری احمد حیات گواہ شد نمبر 1 منیب احمد رائے وصیت نمبر 21912 گواہ شد نمبر 2 ملک مبشر منظور وصیت نمبر 24244

احمدیہ ٹیلی ویژن انٹرنیشنل کے پروگرام

سوموار 30 اگست 2004ء

12-30 a.m	لقاء مع العرب
1-50 a.m	گلشن وقف نو
2-50 a.m	چلڈرنز کارنر
3-05 a.m	سیرت حضرت مسیح موعود
3-40 a.m	سوال و جواب
5-00 a.m	تلاوت، درس حدیث، خبریں
5-50 a.m	بستان وقف نو
6-50 a.m	سفر بذریعہ ایم ٹی اے
7-00 a.m	سوال و جواب
8-15 a.m	کوئز۔ روحانی خزائن
8-50 a.m	علمی خطابات
9-55 a.m	بستان وقف نو
11-00 a.m	تلاوت، خبریں، یسرنا القرآن
11-50 a.m	لقاء مع العرب
12-55 p.m	چائنیز پروگرام
1-25 p.m	سفر بذریعہ ایم ٹی اے
1-55 p.m	فرانسیسی سروس
2-55 p.m	انڈونیشین سروس
3-55 p.m	بستان وقف نو
5-00 p.m	تلاوت، درس حدیث، خبریں
5-55 p.m	طب و صحت
6-30 p.m	چلڈرنز پروگرام
6-50 p.m	بنگلہ سروس
7-55 p.m	فرانسیسی پروگرام
9-00 p.m	فرانسیسی سروس
9-50 p.m	خطبہ جمعہ
10-30 p.m	کوئز روحانی خزائن
11-25 p.m	لجنہ میگزین

منگل 31 اگست 2004ء

12-30 a.m	لقاء مع العرب
1-30 a.m	خطبہ جمعہ
2-30 a.m	چلڈرنز پروگرام
3-00 a.m	علمی خطابات
3-55 a.m	سوال و جواب
5-00 a.m	تلاوت، درس، خبریں
5-55 a.m	خطبہ جمعہ
6-15 a.m	بچوں کا پروگرام
7-35 a.m	سوال و جواب
8-40 a.m	سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم
9-10 a.m	لجنہ میگزین
9-50 a.m	خطبہ جمعہ
11-00 a.m	تلاوت، درس حدیث، خبریں
11-55 a.m	لقاء مع العرب
1-00 p.m	سندھی سروس
1-45 p.m	ملاقات
2-50 p.m	انڈونیشین سروس
3-55 p.m	خطبہ جمعہ
5-00 p.m	تلاوت، درس، خبریں
5-55 p.m	سولر سسٹم کا تعارف
6-55 p.m	بنگلہ سروس
7-55 p.m	ملاقات
9-00 p.m	گلشن وقف نو
10-05 p.m	لجنہ میگزین
10-50 p.m	سوال و جواب
11-50 p.m	سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم

بدھ یکم ستمبر 2004ء

12-35 a.m	لقاء مع العرب
1-35 a.m	بچوں کا پروگرام
2-15 a.m	گلشن وقف نو
3-15 a.m	لجنہ میگزین
4-00 a.m	سوال و جواب
5-00 a.m	تلاوت، ہماری تعلیم، خبریں
5-55 a.m	چلڈرنز کلاس
7-00 a.m	خطبہ جمعہ
8-05 a.m	گلدستہ پروگرام
8-35 a.m	سوال و جواب
9-35 a.m	ہماری کائنات
10-00 a.m	تقاریر جلسہ سالانہ
11-00 a.m	تلاوت، یسرنا القرآن، خبریں
11-50 a.m	لقاء مع العرب
12-55 p.m	سواحیلی سروس
1-55 p.m	خطبہ جمعہ
3-00 p.m	انڈونیشین سروس
4-00 p.m	سفر ہم نے کیا
4-20 p.m	سیرت صحابہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم
5-00 p.m	تلاوت، ہماری تعلیم، خبریں
6-00 p.m	تقاریر جلسہ سالانہ
6-35 p.m	ہماری کائنات
7-30 p.m	بنگلہ سروس
8-00 p.m	خطبہ جمعہ
9-00 p.m	چلڈرنز کلاس
10-05 p.m	تقاریر جلسہ سالانہ
10-35 p.m	ہماری کائنات
11-00 p.m	گلدستہ پروگرام
11-00 p.m	سوال و جواب

جمعرات 2 ستمبر 2004ء

12-35 a.m	لقاء مع العرب
1-40 a.m	چلڈرنز کارنر
2-45 a.m	خطبہ جمعہ
3-50 a.m	مجلس سوال و جواب
5-00 a.m	تلاوت، انصار سلطان القلم، خبریں
6-00 a.m	خطبہ جمعہ
7-00 a.m	گلشن وقف نو
8-00 a.m	ترجمۃ القرآن کلاس
9-10 a.m	اردو ادب کا احمدیہ دبستان
9-55 a.m	خطبہ جمعہ
11-00 a.m	تلاوت، خبریں، یسرنا القرآن
11-55 a.m	لقاء مع العرب
1-00 p.m	پشتو سروس
1-45 p.m	ملاقات
2-45 p.m	انڈونیشین سروس
3-45 p.m	گلشن وقف نو
5-00 p.m	تلاوت، انصار سلطان القلم، خبریں
6-00 p.m	اردو ادب کا احمدیہ دبستان
6-30 p.m	سفر بذریعہ ایم ٹی اے
7-00 p.m	بنگلہ سروس
8-00 p.m	ملاقات
9-00 p.m	خطبہ جمعہ
10-00 p.m	سفر بذریعہ ایم ٹی اے
10-50 p.m	ورائٹی پروگرام
11-20 p.m	ترجمۃ القرآن کلاس

ربوہ میں طلوع و غروب 26۔اگست 2004ء

طلوع فجر	4:12
طلوع آفتاب	5:37
زوال آفتاب	12:10
وقت عصر	4:45
غروب آفتاب	6:43
وقت عشاء	8:08

دہشت گردی کے خلاف مشترکہ کوششیں

افغان صدر حامد کرزئی اور وزیراعظم چوہدری شجاعت حسین کے درمیان وزیراعظم ہاؤس میں باضابطہ ملاقات ہوئی اور دہشت گردی کے خلاف مشترکہ کوششوں پر اتفاق کیا۔ افغان صدر نے کہا کہ بھارت سمیت کسی ملک کو افغان سرزمین پاکستان کے خلاف استعمال نہیں کرنے دیںگے۔

اسرائیل کے حملہ کا سخت جواب دینگے ایران کی حکومت نے کہا ہے کہ اپنے دفاع کی صلاحیت رکھتے ہیں اسرائیل نے حملہ کیا تو سخت جواب دینگے۔

2 عراقی وزیروں پر خودکش حملے عراق میں وزیر مالیات اور وزیر تعلیم پر خودکش حملے کئے گئے۔ دونوں وزراء بچ گئے مگر 8 محافظ ہلاک ہوگئے۔

عزت سے جا رہا ہوں وزیراعظم چوہدری شجاعت حسین نے کہا ہے کہ پارلیمنٹ میں کئے وعدے پورے کردیئے ہیں۔ عزت سے جارہا ہوں انہوں نے قوم سے الوداعی خطاب میں کہا کہ ایٹمی طاقت بننے کے بعد اب بھارت سے جنگ کا امکان نہیں۔ جیو اور جینے دو کا اصول اپنائیں۔ باقی اللہ پر چھوڑیں۔ آئندہ حکومتی کارکردگی اقتصادی ترقی کے پیمانے پر رکھی جائے گی ایم این اے شوکت عزیز کو وزیراعظم نامزد کیا۔

نورتن جیولرز
زیورات کی عمدہ ورائٹی کے ساتھ
ریلوے روڈ نزد یوٹیلیٹی اسٹور ربوہ
فون دکان 214214-216216 گھر 211971

دانتوں کا معائنہ مفت ☆ عصر تا عشاء
احمد ڈینٹل کلینک
ڈینٹسٹ: رانا مدثر احمد، طارق مارکیٹ اقصیٰ چوک ربوہ

عرصہ 25 سال سے آپ کی خدمت میں پیش پیش
لاہور اسلام آباد، کراچی، ڈیفنس کراچی، ڈیفنس لاہور میں جائیداد کی خرید و فروخت کا با اعتماد ادارہ
برانچ 10۔ حمزہ بلاک مین روڈ علامہ اقبال ٹاؤن لاہور فون 7441210۔ موبائل 0300-8458676
چیف ایگزیکٹو۔ ڈاکٹر چوہدری زاہد فاروق
زاہد اسٹیٹ ایجنسی Y بلاک گول پلازہ آفس نمبر 41 گراؤنڈ فلور متصل DHA آفس ڈیفنس لاہور
فون آفس:- 5740192-5744284 موبائل: 0300-8423089 چیف ایگزیکٹو: چوہدری عمر فاروق

C.P.L 29